www.alahazratnetwork.org

چادر و پردے ڈالنا سب ۔ سے ہی اچھا ہے کہ اس سے دین کی عزت ہے (روح البیان و شامی) جب ہمارے مکانات عالی شان بننے لگے تو اس سے اللہ کی مسجد بزرگوں کے مقبرے اعلیٰ کیوں نہ ہوں۔

نواں فائدہ: جماعت کی نماز مسجد میں پڑھنا بہتر ہے۔ جماعت سے گھر میں نماز پڑھنے میں جماعت کا ثواب ملے گا مگر مسجد کا نہ ملے گا۔ شعر

دو صد محراب گردد خانہ داری نماز آں بہ کہ دو مسجد گذاری

یہ فائدہ بھی انما یعمر (الخ) سے حاصل ہوا۔ حضرت ابو سعید خدری مرفوعاً فرماتے ہیں کہ تم جسے مسجد میں حاضری کا عادی دیکھو اس کے ایمان کی گواہی دو اور یہ ہی آیت تلاوت فرمائی (ترمذی خازن) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مسجد میں روشنی کرے صبح و شام مسجد میں آنے کا عادی ہو رب تعالیٰ جنت میں اس کی مہمانی تیار فرمائے گا۔ (مسلم بخاری خازن) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مسجد میں روشنی کرے جب تک اس کا چراغ روشن رہے گا اس کے لئے فرشتے دعاء رحمت کرتے رہیں گے (کبیر) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین میں میرے گھر میری مسجدیں ہیں جو مومن گھر سے وضو کر کے مسجد میں آوے وہ میرا مہمان ہے (کبیر) بہرحال آبادی مسجد اللہ کی بڑی عبادت ہے۔ خدا نصیب کرے۔

پہلا اعتراض: تم نے کہا کہ کفار کو اسلامی مسجدوں میں اپنی عبادات کرنے کی اجازت نہیں مگر حدیث شریف میں ہے کہ نجران کے عیسائی مسجد نبوی شریف میں آئے اور انہوں نے اس مسجد میں عیسائیوں والی نماز پڑھی۔ حضور انور ﷺ نے نہ روکا نہ کسی صحابی کو روکنے دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار اپنی عبادات ہماری مسجدوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ (صلح کلی)

جواب: یہ کہیں ثابت نہیں کہ حضور انور ﷺ نے انہیں اپنی عبادات ادا کرنے کی اجازت دی ہو۔ ہوا یہ کہ جب عیسائی مسجد نبوی میں آئے تو نماز عصر ہو رہی تھی ان لوگوں نے گوشہ مسجد میں اپنی عیسائیوں والی نماز شروع کر دی۔ اخلاق مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز تڑائی نہیں بلکہ پوری کر لینے دی جیسے ایک بدوی نے محراب النبی میں پیشاب کرنا شروع کر دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے پیشاب کر لینے دو بعد میں مسجد دھلوا دی۔ اس سے لازم یہ نہیں کہ مسجدوں کی محرابوں میں پیشاب کرنے کی اجازت ہے۔ ایسے ہی یہاں ہوا کیا کوئی مسلمان گوارا کرے گا کہ ہندو ہماری مسجدوں میں بت رکھیں ان کی پوجا کریں گھنٹ بجائیں پھر تو مسجدیں مندر بن جائیں گی حیرت ہے کہ مندروں گرجاؤں میں ہماری نماز مکروہ و ممنوع ہو مگر ان کی پوجا پاٹ مسجدوں میں جائز ہو۔ رب سمجھ دے۔

دوسرا اعتراض: تم نے کہا کہ کفار مکہ و مشرکین مسجد میں نہ آئیں حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ثقیف کو مسجد میں ٹھہرایا۔ ثمامہ کو مسجد نبوی کے ستون سے باندھا حالانکہ وہ مشرک تھے بعد میں مسلمان ہو گئے۔ اگر تمہارا مسئلہ درست ہے تو ہندو معمار مزدوروں سے مسجد تعمیر نہ کرائی جائے حالانکہ دن رات یہ کام ہوتا ہے۔

جواب: اس اعتراض کا جواب ابھی تفسیر میں گزر گیا کہ کفار مومنوں کی اجازت کے بغیر مسجد میں نہیں آ سکتے۔ قبیلہ بنی

www.alahazratnetwork.org

ثقیف اور ثمامہ حضور انور ﷺ کی اجازت سے آئے تھے۔
تیسرا اعتراض: تم نے کہا کہ مسجد میں جھاڑو کفار نہیں دے سکتے کہ یہ بھی آبادی مسجد میں داخل ہے مگر حدیث شریف سے ثابت ہے کہ حضور انور ﷺ کی مسجد میں ایک یہودی بچہ حضور ﷺ کے زمانہ پاک میں جھاڑو دیتا تھا تمہارا یہ قول اس حدیث کے خلاف ہے۔
جواب: وہاں حضور انور ﷺ کو علم تھا کہ جھاڑو ہی اس بچے کے ایمان کا ذریعہ بنے گی اور ہوا بھی ایسا ہی۔ یہ خصوصی اجازت تھی۔
چوتھا اعتراض: بحکم قرآن کفار اور مشرکین نجس ہیں وہ احتلام پر نہاتے نہیں تھے پیشاب کے بعد استنجا نہیں کرتے۔ رب فرماتا ہے **انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا** پھر حضور انور ﷺ نے مذکورہ واقعات میں انہیں مسجد میں آنے کی اجازت کیوں دی۔
جواب: ان لوگوں پر طہارت کے شرعی احکام جاری نہیں ہوتے یعنی ان پر منی نکلنے سے غسل پیشاب پاخانہ سے استنجا شرعاً فرض نہیں ہے لہٰذا وہ شرعی نجس نہیں۔ آیت کریمہ انما المشرکین نجس میں نجاست اعتقادی مراد ہے اور مسجد حرام میں نہ آنے سے مراد حج کے لئے نہ آنا ہے اس لئے وہاں نجس میم کے فتحہ سے ہے اور نہ آنے کے ساتھ ارشاد ہے **بعد عامھم ھذا** یعنی اس سال کے بعد نہ آئیں لہٰذا اس آیت و حدیث میں تعارض نہیں۔ ہاں اس کا خیال رکھا جاوے کہ ان کے کپڑے اور جسم تر نجس نہ ہوں کہ مسجد کا فرش نجس ہو جاوے۔
پانچواں اعتراض: آخر اس میں حرج ہی کیا ہے کہ کفار بے تکلیف ہماری مسجدوں میں آ جایا کریں اس سے کیوں منع فرمایا گیا ہے ہماری مسجدوں میں وہ اپنی عبادت کریں ان کے مندروں گرجاؤں میں ہم عبادت کریں (صلح کل)۔
جواب: اس کی بہت سی حکمتیں یہاں تفسیر نے ارشاد فرمائیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مسجدیں اللہ کی توحیدی عبادت کے لئے بنائی گئی ہیں نا کہ شرکیہ عبادت کے لئے۔ ان کا ہماری مسجدوں میں آنا ایسے ہی ہے جیسے ہم باورچی خانہ میں کتے گدھے پالیں۔ ہمارا ان کے مندروں میں عبادات کے لئے جانا ایسا ہی ہے جیسے ہم پاخانہ میں بیٹھ کر روٹی پکائیں دوسرے یہ کہ اجتماع سخت فساد و خونریزی کا ذریعہ ہے ہم نماز پڑھ رہے ہوں وہ اس جگہ مسجد کے اندر باجے گھنٹے بجا رہے ہوں اکثر جگہ مسجد کے باہر باجا بجانے پر فساد ہو جاتے ہیں تو اگر مسجد کے اندر بجیں تو کیا حال ہو۔
تفسیر صوفیانہ: حقیقی مسجدیں اللہ والوں کے دل ہیں جو ہر قسم کے عیوب سے پاک و صاف ہیں۔ مولانا فرماتے ہیں۔
شعر

مسجدے کز اندرونِ اولیا است | سجدہ گاہے جملہ است آنجا خدا است
آں مجاز است ایں حقیقت اے خراں | نیست مسجد جز درونِ سروراں